سوال

(183) شیو کی کمائی کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہے؟ یعنی ڈاڑھی مونڈکر جو شخص رقم وصول کرتا ہے، اس کی کمائی کا شرعاً کیا حکم ہے؟ (ابو اسد اللہ، سیالکوٹ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کی تخلیق بہترین سانچے میں کی ہے اور مرد و عورت میں جو امتیازات رکھے ہین، ان میں سے ایک امتیاز اور فرق ڈاڑھی ہے۔ ڈاڑھی مرد کی زینت ہے اور یہ ایسی زینت ہے کہ جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام انبیاء ورُسل علیہم السلام کو مزین فرمایا ہے۔ اگر یہ بدصورتی اور قبح کا باعث

یہ وسلم: "عشر من الفطرة: قص الشارب، وإعفاء اللحية))

مسلم ۲۲۳/۱، کتاب الایمان)

اعفاء اللحیہ کا معنی ہے کہ داڑھی کو اس کے حال پر چھوڑ دے اس میں کانٹ چھانٹ نہ کرے۔

امام نووی عشوار حو قوامر رضو الیلاجوا, اور وفروا "انچ طرح کے الفاظ نقل کر کے فرماتے ہیں، ان سب کا معنی حالہا یعنی ڈاڑھی کو اپنی حالت پر چھوڑ دینا ہے۔ قاضی امام شوکانی ایک مقام پر رقمطراز ہیں:

ةِ اللہ العباد علیہا وحثهم علیها واستحبها لهم لیکونوا علی أکمل الصفات وأشرفها صورة.))

"ان اشیاء پر جب عمل کیا گیا تو ان کا عامل اس فطرت سے موصوف ہوا جس پر اللہ تعالیٰ نے بندوں کو پیدا کیا اور ان کو اس پر رغبت دلائی اور ان کے لئے پسند فرمایا تاکہ وہ صورت کے لحاظ سے کامل ترین اور اعلیٰ صفات کے مالک بن جائیں۔" (نیلالاوطار ۱۳۰/۱)

ں کے بعد مزید فرماتے ہیں:

لشرائع فکأنما أمر جبلتی ینطوون علیها.))

اوطار ۱۳۰/۱)

صحیح مسلم کی اس حدیث سے واضح ہوا کہ ڈاڑھی بڑھانا فطری اور جبلی امر ہے۔ اس کو منڈوانا یا کتروانا فطرت کو بدلنا ہے اور شیطانی عمل ہے کیونکہ جب شیطان کو باری تعالیٰ نے دھتکارا اور ملعون قرار دیا تو اُس نے انسان کو گمراہ کرنے کے جو راستے اور طرق ذکر کئے ان میں سے ایک بات یہ ہے کہ اُس نے کہا:

وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللَّهِ...١١٩النساء

"اور میں انہیں بالضرور حکم دوں گا، وہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی (صورت) کو بدل ڈالیں گے۔" (النساء: ۱۱۹)

علاوہ ازیں مرد کا ڈاڑھی کو مونڈنا، یہ عورتوں کے ساتھ مشابہت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مردوں پر لعنت کی ہے جو عورتوں سے مشابہت اختیار کرتے ہیں۔ اور جس فعل پر شریعت میں لعنت ہوئی ہے، وہ کبیرہ گناہوں میں شامل ہے، اسی لئے علامہ ابنِ حجر ہیثمی نے اپنی کتاب "الزوا

ں اللہ علیہ وسلم کی بے شمار احادیث میں ڈاڑھی کے بڑھانے کا حکم موجود ہے اور ڈاڑھی کٹانا یا مونڈنا اہل کتاب کی علامت ہے جیسا کہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

الفوا المشرکین اوفروا اللحی وأحفوا الشوارب وفی روایة انهکوا الشوارب وأعفوا اللحی.))

نے فرمایا مشرکوں کی مخالفت کرو۔ ڈاڑھی کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو پست کرو۔" (متفق علیہ، مشکوٰۃ)

احمد ۲۶۴/۵ میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اہل کتاب کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

نهم ویوفرون سبالهم قال فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قصوا سبالکم ووفروا عثانینکم وخالفوا أهل الکتاب.))

م نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب داڑھیوں کو کاٹتے ہیں اور مونچھوں کو چھوڑتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مونچھوں کا کاٹو اور داڑھیاں بڑھاؤ اور اہل کتاب کی مخالفت کرو۔"

حافظ ابنِ حجر نے فتح الباری ۳۵۴/۱۰ پر اوس کی سند کو حسن کہا ہے (نیل الاوطار ۱۳۲/۱)

ن عادة الفرس قص اللحیة.))

ڑاشنا فارسیوں کی عادت سے ہے۔"

میں ڈاڑھی کو بڑھانے کا حکم کیا گیا ہے اور شرعی قاعدہ ہے الامر للوجوب لہٰذا ڈاڑھی بڑھانا واجب ہے اور اس کو تراشنا یا منڈوانا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے امر کی مخالفت ہے۔ آپ کے امر کی مخالفت عذابِ الٰہی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ٦٣..النور

''پس جولوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں، ان کواس بات سے ڈرنا چاہیے کہ ان پر کوئی آفت آن پڑے یا ان پر کوئی دردناک عذاب اترے۔''النور63

س بات پر تمام اہل اسلام فقہاء ومحدثین کا اتفاق ہے کہ داڑھی مونڈنا حرام ہے۔ اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی ڈاڑھی مونڈتا ہے تو وہ اس کے ساتھ گناہ پر تعاون کرتا ہے جو شرعاً بالکل منع ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ٢..المائدة

ور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرو۔ گناہ اور زیادتی میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو یقیناً اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے۔''

ب ڈاڑھی مونڈنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے تو اس پر تعاون کرنا گناہ پر تعاون ہے اور شرعاً حرام ہے۔ شریعت اسلامیہ نے جس فعل کو حرام قرار دیا اس فعل پر اُجرت لینا بھی حرام ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَىٰ ۖ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا ٣٢..الإسراء

''زنا کے قریب نہ جاؤ اس لئے کہ یہ بہت بڑا گناہ اور برا راستہ ہے۔''الاسراء

یث میں ہے :

اللہ علیہ وسلم عن ثمن الکلب وحلوان الکاہن ومہر البغی.))

خاری ۲/۸۰۵۔ ابوداود ۳/۲۳۵، احمد ۱۲۰/۴، ۱۱۸/۲، ۵۰۰/۲، ۲۹۹/۱، ۱۴۷)

حدیث میں یہ الفاظ بھی وارد ہوئے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

مہر البغی خبیث.))

مسلم ۳/۹۹، ترمذی ۳/۵۷۴، (۱۲۷۰)

ں آیت کریمہ اور حدیث سے معلوم ہوا زنا حرام ہے اور اس کی اُجرت بھی حرام ہے۔ دوسری مثال یہ سمجھ لیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ٩٠..المائدة

، جوا، بتوں کے تھان اور فال نامے یہ سب پلید ہیں۔ شیطانی کام ہیں۔ ان (سب) سے اجتناب کرو تا کہ تم کامیاب ہوجاؤ۔''

یث میں ہے :

اخرج رسول اللہ علیہ وسلم فحرم التجارۃ فی الخمر.))

ن ماجہ ۲/۱۲۲۲ (۳۳۸۲)

دنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے :

ہا وحاملہا والمحمولۃ الیہا وساقیہا وبائعہا والمشتری لہا والمشتری لہ.))

رمذی ۳/۵۸۷، (۱۲۹۵)، ابن ماجہ ۲/۱۲۲۲ (۳۳۸۱)، مسند احمد ۲/۹۷، ۲/۷۱)

سے یہ بات عیاں ہوگئی کہ جس کام کو شریعت نے حرام قرار دیا ہے اس کی اُجرت اور کمائی بھی حرام ہے بعینہ ڈاڑھی مونڈنا، پھر اس پر اجرت لینا حرام ہے۔ اسی طرح ڈاڑھی مونڈنے والے کو دکان کرایہ پر دینا اس کے ساتھ فعل حرام پر تعاون ہے، یہ بھی حرام ہے۔ لہٰذا میرے وہ بھائی جو ڈاڑھیاں مونڈتے ہیں او

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

1ج

محدث فتویٰ